www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

محترمہ لبنیٰ رحمت

عورت کی نبوّت کا مسئلہ

نبوت کا مفہوم

نبی ، نبو' نبا یہ تین لفظ ہیں جن سے نبوت کا لفظ ماخوذ ہے۔ ازروئے لغت نبی "فَعِیْلٌ" کے وزن پر ہے جس کا مفہوم ہے "اطلاع دینے والا یا اطلاع پہنچانے والا" پس اطلاع پہنچانے کا نام بھی "نبوت" ہے اور اطلاع دینے کا نام بھی۔ قرآن حکیم میں بھی یہ لفظ اسی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ پہلے پارہ میں ارشاد ہے "اَنْبِئُوْنِیْ" بتاؤ یا اطلاع دو مجھے!

ذَٰلِكَ مِنْ أَنبَاءِ الْغَيْبِ (1) "یہ غیبی اطلاعات ہیں"

مَنْ أَنبَأَكَ هَٰذَا (2) "تمہیں یہ خبر کس نے دی"

جواب دیا گیا کہ مجھے انتہائی صاحبِ علم شخصیت نے یہ بات بتائی۔ کوئی بات بتا دینا یا کسی کو پہنچا دینا اس کا نام لغت میں "نبوت" ہے (3)

نبوت کے لغوی معنی ہیں "ارتفاع ، بلندی' رفعت' علو' اونچی شان" بلند منصب کی وجہ سے نبوت کہا گیا۔ نبوت ایک ایسا منصب ہے جو کسبی نہیں یعنی اپنی کوشش یا محنت سے حاصل نہیں ہوتا بلکہ وہبی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کا عطیہ اور اس کی خاص عنایت ہے۔ اللہ تعالیٰ تبلیغ دین اور اپنے احکام و اوامر کو بندوں تک پہنچانے کیلئے کسی برگزیدہ بندے کو منتخب فرما کر نبوت کے بلند منصب پر فائز کر دیتے ہیں تاکہ وہ انہیں صراط مستقیم پر گامزن کرے اور جنت کے حصول کا حقدار بنائے۔ نبی' اللہ کی طرف سے بذریعہ وحی غیب کی خبریں دینے والا انسان ہوتا ہے۔ ایسا برگزیدہ انسان جسے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں سے منصبِ نبوت کے لئے منتخب فرما کر تبلیغ دین کیلئے کسی قوم یا آبادی کی طرف پیغمبر بنا کر بھیج دے اور اپنے اس برگزیدہ بندے کو "اَرْسَلْنٰکَ اِلٰی قَوْمٍ" یا "اِلَی النَّاسِ جَمِیْعًا" یا اسی قسم کے اور الفاظ سے مخاطب فرمائے جس سے یہ واضح ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس بندے کو منصبِ نبوت پر فائز فرمایا ہے۔

نبوت کوئی اکتسابی چیز نہیں کہ محنت و کوشش اور کسب و مشقت سے مل جائے۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

نبوت تو عطیہ ربانی اور محبت و بخشش الہی ہے۔ اللہ تعالیٰ جسے اہل سمجھتا ہے نبوت سے سرفراز فرما دیتا ہے اور یہی مفہوم اس ارشاد ربانی کا ہے

اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ (4)

"اللہ بہتر جانتا ہے کہ کون اس کی رسالت کا اہل ہے"

انبیاء کرام کو نبوت کی بدولت تمام انسانوں پر برتری حاصل ہوتی ہے۔ اور وہ انسانیت کے عالی درجہ پر فائز ہوتے ہیں۔ نبوت عطیہ الہی ہے کسی شخص یا قبیلے یا قوم کی خواہش اور سفارش کو اس میں کوئی دخل نہیں۔ نبوت ایسی گراں قدر نعمت اور رحمت صرف اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور وہ اپنی مشیت سے جسے اس کا اہل سمجھتا رہا ہے نوازتا رہا ہے۔

کیا عورت نبی ہو سکتی ہے؟

یہ سوال علماء امت کے مابین مختلفہ ہے کہ کیا کسی خاتون کو اللہ جل شانہ نے درجہ نبوت سے سرفراز فرمایا یا نہیں؟ کیا آج تک کوئی عورت نبی ہوئی؟ اور کیا حضرت مریم درجہ نبوت پر فائز تھیں؟

علماء مختلف دلائل کی روشنی میں اس کے مختلف جوابات دیتے آئے ہیں۔ بیشتر اقوال کی بنیاد قرآن حکیم کے اس فرمان پر ہے جو کہ حضرت مریم کے بارے میں قرآن میں موجود ہے۔ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (5)

اور اے مریمؑ! ہم نے آپ کو تمام جہانوں کی عورتوں سے چن لیا اور برگزیدہ بنا دیا۔ اس آیت کے مفہوم میں اختلاف ہے جس کی صورت کچھ یوں ہے۔

نبوت کے قائلین

وہ لوگ جو عورت کی نبوت کے قائل ہیں ان میں بڑے بڑے آئمہ، علماء جہابذہ اور صاحبِ علم و فراست شخصیات شامل ہیں مثلاً" علامہ محمد بن اسحاق، شیخ ابوالحسن اشعری، امام قرطبی اور ابن حزم رحمھم اللہ تعالیٰ اس نقطہ نظر کے حامل ہیں کہ عورت نبوت پا سکتی ہے۔ ان میں سے ابن حزم کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ حضرت حوا، سارہ، ہاجرہؑ، ام موسیٰؑ، آسیہؑ زوجہ فرعون اور مریم علیہن الصلوۃ والسلام تمام ہی "نبی" ہیں۔

عورت کی نبوت کے قائلین فرماتے ہیں کہ قرآن مجید نے حضرت سارہؑ، ام موسیٰؑ اور مریمؑ کے متعلق جن واقعات کا اظہار کیا ہے ان میں بصراحت موجود ہے کہ ان پر خدا کے فرشتے وحی لے کر نازل ہوتے اور اللہ نے ان کو مختلف مواقع پر بشارت سے سرفراز فرمایا اور ان تک اپنی معرفت و عبادت کا حکم پہنچایا۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

حضرت سارہؑ کے لیے سورہ ہود اور الذاریات میں اور ام موسیٰؑ کے لیے سورۃ قصص میں اور حضرت مریم کے لئے سورہ آل عمران اور سورہ مریم میں بواسطہ ملائکہ اور بلاواسطہ خطابِ الٰہی موجود ہے کہ "وَاصْطَفَاكِ عَلٰى نِسَاءِ الْعَالَمِيْنَ" اور ظاہر ہے کہ ان مقامات پر وحی کے لغوی معنی وجدانی ہدایت یا مخفی اشارہ کے مراد نہیں ہیں، جیسا آیت "وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ" (6) میں شہد کی مکھی کے لئے وحی کا اطلاق کیا گیا ہے۔

بالخصوص حضرت مریمؑ کے نبی ہونے کی یہ واضح دلیل موجود ہے کہ سورہ مریم میں ان کا ذکر اس اسلوب کے ساتھ کیا گیا ہے جس طریقہ پر دیگر انبیاء و رسل کا تذکرہ کیا ہے مثلاً" وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوْسٰى اور وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مَرْيَمَ یا وَاَرْسَلْنَا اِلَيْهَا رُوْحَنَا کہ ہمنے مریم کی جانب اپنے فرشتہ جبریل کو بھیجا۔ پھر آل عمران میں مریمؑ کو ملائکہ نے جس طرح خدا کی جانب سے پیغامبر بن کر خطاب کیا ہے وہ بھی اس دعوئ کی روشن دلیل ہے۔

اگر قرآن نے حضرت مریمؑ کو "صدیقہ" کہا ہے تو یہ لقب ان کی شان نبوت کے اسی طرح منافی نہیں جس طرح یوسفؑ کے مسلّم نبی ہونے کے باوجود يُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ (7) میں ان کا صدیق ہونا ان کے نبی ہونے کو مانع نہیں ہے بلکہ ذکر پاک مقامی خصوصیت کی بناء پر مذکور ہے کیونکہ جو نبی ہے وہ بہرحال "صدیق" ضرور ہے اس کا عکس نہیں ہے۔ (8)

نبوت کے مخالفین

قاضی عیاض اور حافظ ابن کثیر نے جمہور کا مسلک یہ بتایا ہے کہ مریمؑ نبی نہیں تھیں اور امام الحرمین نے بھی اس پر اجماع نقل کیا ہے۔

حضرت حسن بصریؒ امام الحرمین شیخ عبدالعزیز کا رجحان بھی اسی جانب ہے کہ عورت نبی نہیں ہو سکتی۔ جو علماء یہ فرماتے ہیں کہ عورت نبی نہیں ہو سکتی وہ اپنی دلیل میں اس آیت کو پیش کرتے ہیں۔ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اِلَّا رِجَالًا نُّوْحِيْ اِلَيْهِمْ (9)

اور خصوصیت کے ساتھ حضرت مریمؑ کی نبوت کے انکار پر دلیل دیتے ہیں کہ قرآن نے ان کو صدیقہ کہا ہے۔ ارشاد ہے

مَا الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ

(10)

"بس ابن مریم تو ایک پیغمبر ہیں جن سے پہلے اور بھی پیغمبر گزر چکے اور انکی والدہ صدیقہ تھیں" پس ثابت ہوتا ہے کہ اگر وہ نبی ہوتیں تو ان کی صفت بجائے صدیقہ کے

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

"نبیۃ" ذکر ہوتی۔ اور سورۃ نساء میں قرآن عزیز نے "مُنْعَمْ عَلَیْھِمْ" کی جو فہرست دی ہے وہ اس کے لیے نص قطعی ہے کہ "صدیقیت" کا درجہ "نبوت" سے کمتر اور نازل ہے کہ

فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ مِّنَ النَّبِيّٖنَ وَالصِّدِّيْقِيْنَ

وَالشُّهَدَآءِ وَالصّٰلِحِيْنَ وَحَسُنَ اُولٰٓئِكَ رَفِيْقًا (11)

ان کے پاس ایک دلیل یہ بھی ہے کہ اگر قائلین قرآن کریم کی ان آیات سے استدلال لیتے ہیں جو کہ مختلف مقامات پر ان عورتوں کے بارے میں واضح کرتی ہیں کہ ہم نے ان کو وحی کی تو قرآن کا یہ استعمال کسی طور قابل احتجاج نہیں کیونکہ دوسرے مقام پر انہی الفاظ کو غیر انبیاء کے لئے بھی ذکر کیا گیا ہے۔ جیسا کہ فرمان ہے

وَاَوْحٰى رَبُّكَ اِلَى النَّحْلِ اَنِ اتَّخِذِيْ مِنَ الْجِبَالِ بُيُوْتًا ---- الخ

"کہ ہم نے شہد کی مکھی کی طرف "وحی" کی کہ تو پہاڑوں میں گھر بنا"

پس ثابت ہوا کہ کسی ذات کے لئے " اَوْحٰی، اَوْحَیْنَا" یا اس کے ہم مثل الفاظ کا آجانا دلیل نہیں اس بات کی کہ وہ لازماً "نبی ہے۔ پس یہ استدلال غیر صحیح ہے۔

جو علماء عورت کے نبی ہونے کے مخالف ہیں ان کا کہنا ہے کہ قائلین و مثبتین کی یہ دلیل بھی اس بات کو پایہ ثبوت تک پہنچاتی کہ حضرت مریم کے لئے لفظ "اِصْطَفَاكِ" کا استعمال نبی ہونے کی واضح دلیل ہے۔

پس مخالفین نبوت کہتے ہیں لفظ "اصطفاء" سے یہاں اس درجہ کمال کی طرف اشارہ مقصود ہے جس کی تشریح جناب رسولؐ نے اس طرح فرمائی۔ صحیحین میں ہے

ابو موسیٰ اشعریؓ کہتے ہیں کہ جناب رسول اکرمؐ کا ارشاد ہے

"مردوں میں درجہ کمال کو بہت پہنچے ہیں لیکن عورتوں میں سے درجہ کمال صرف مریم دختر عمران اور آسیہ زوجہ فرعون کو حاصل ہوا اور عائشہؓ کا مقام عورتوں میں ایسا ہے جیسے تمام کھانے میں ثرید کا"

ظاہر ہے کہ آپ کے اس ارشاد میں جس کمال کی طرف اشارہ کیا گیا ہے وہ نبوت کے علاوہ ہے۔ اور وہ اگر نبی ہوتیں تو زیادہ قرین قیاس یہ تھا کہ ان کی اعلیٰ صفت "نبوت" ذکر کردی جاتی لیکن قرآن مجید نے مریمؑ کے اسی کمال کی ساتویں پارے میں "وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ" کہہ کر تعیین کر دی ہے کہ آپؑ بہت ذو مرتبت اور درجہ عالیہ پر فائز عورت تھیں۔ لیکن اس کمال کی وضاحت بھی قرآن نے "صدیقہ" کے لفظ سے کر دی ہے اور مقام صدیقیت نبوت نہیں ہے، نبوت سے کمتر ہے (12)۔ اللہ تعالیٰ نے منصب نبوت کے لئے ہمیشہ مردوں ہی

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

کو منتخب فرمایا اور کوئی عورت کبھی اس منصب عالی پر فائز نہیں ہوئی۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم (13)

"ہم نے آپ سے پہلے صرف مردوں کو ہی پیغمبر بنا کر بھیجا تھا جنکی طرف ہم وحی بھیجا کرتے تھے"۔ اور رسولوں اور نبیوں نے بھی اپنی بشریت کا برملا اعلان فرمایا

قَالَتْ لَهُمْ رُسُلُهُمْ إِن نَّحْنُ إِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ (14)

"لوگوں سے ان کے رسولوں نے کہا کہ ہم تمہارے ہی جیسے بشر اور انسان ہیں"

لیکن اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ اس نے ہمیں شرفِ نبوت سے نوازا ہے اور وہ جس پر چاہتا ہے احسان فرما دیتا ہے نبی کریمؐ نے بھی اپنی امتیازی حیثیت کی صراحت فرما دی کہ میں تمہاری طرح بشر تو ہوں لیکن صاحب وحی ہوں۔

قُلْ إِنَّمَآ أَنَا۠ بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰٓ إِلَىَّ (15)

"آپ کہہ دیجئے کہ میں بھی تم جیسا انسان ہوں البتہ مجھ پر وحی نازل ہوتی ہے"

ابنِ حزم کا نقطہ نظر

ابن حزم کہتے ہیں کہ اس بارے میں علماء کی تین آراء ہیں۔

علماء کی ایک جماعت کہتی ہے کہ عورت نبی نہیں ہو سکتی اور جو ایسا کہے وہ ایک نئی بدعت ایجاد کرتا ہے۔ دوسری جماعت قائل ہے کہ عورت نبی ہو سکتی ہے اور عورتیں نبی ہوئی ہیں۔ ان دونوں سے الگ تیسری جماعت کا مسلک "توقف" کا ہے اور وہ اثبات و نفی دونوں باتوں میں سکوت کو پسند کرتے ہیں۔ مگر جو حضرات عورت سے متعلق منصبِ نبوت کا انکار کرتے ہیں ان کے پاس اس انکار کی کوئی دلیل نظر نہیں آتی۔ البتہ بعض حضرات نے اپنے اختلاف کی بنیاد اس آیت کو بنایا ہے۔

وَمَآ أَرْسَلْنَا مِن قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِىٓ إِلَيْهِم

لیکن حضرت مریمؑ کی نبوت پر یہ دلیل بالکل واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ نے سورۃ مریم میں ان کا ذکر انبیاء کے زمرہ میں کیا ہے اور اس کے بعد یہ بھی ارشاد فرمایا ہے: أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ أَنْعَمَ ٱللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ ٱلنَّبِيِّـۧنَ مِن ذُرِّيَّةِ ءَادَمَ وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ (16)

ترجمہ "یہ وہ لوگ ہیں جن پر اللہ نے انعام کیا منجملہ دیگر انبیاء کے جو اولاد آدم سے تھے اور ان لوگوں کی اولاد سے تھے جن کو ہم نے نوح علیہ السلام کی معیت میں کشتی میں سوار فرمایا۔

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

پس اس آیت میں حضرت مریمؑ کے لئے کھلے لفظوں میں نبی کا لفظ استعمال ہوا ہے۔
اس عموم میں حضرت مریمؑ کی تخصیص کر کے ان کو انبیاء کی فہرست میں سے الگ کر لینا کسی طرح صحیح ہو سکتا ہے؟

رہی یہ بات کہ قرآن نے حضرت عیسیٰؑ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مریمؑ کے لیے یہ کہا "وَاُمُّهٗ صِدِّيْقَةٌ" تو یہ لقب ان کی نبوت کے لیے اسی طرح مانع نہیں جس طرح حضرت یوسفؑ کے نبی اور رسول ہونے کے لیے یہ آیت مانع نہیں حضرت یوسف کو اس طرح خطاب کیا گیا ہے کہ

"یُوْسُفُ اَيُّهَا الصِّدِّيْقُ" اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے (17)

ابن حزم کے موید علماء نے اس سلسلہ میں پیدا ہونے والے اس شبہ کا جواب بھی دیا ہے کہ قرآن نے جس طرح صاف الفاظ میں مرد انبیاء کو نبی اور رسول کہا ہے اسی طرح ان عورتوں میں سے کسی کو کیوں نہیں کہا۔ جواب کا حاصل یہ ہے کہ

جبکہ "نبوت مع الرسالت" جو کہ مردوں کے لئے ہی مخصوص ہے کائناتِ انسانی کی رشد و ہدایت اور تعلیم و تبلیغ نوع انسانی سے متعلق ہوتی ہے تو اس کا قدرتی تقاضا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جس شخص کو اس شرف سے ممتاز فرمایا ہے اس کے متعلق وہ صاف صاف اعلان کرے کہ وہ خدا کا بھیجا ہوا نبی اور رسول ہے تاکہ امت پر اس کی دعوت و تبلیغ کا قبول کرنا لازم ہو جائے اور خدا کی حجت پوری ہو اور چونکہ نبوت کی وہ قسم جس کا اطلاق عورتوں پر بھی ہوتا ہے وہ خاص اس ہستی سے وابستہ ہوتی ہے جس کو یہ شرف ملا ہے تو اس کے متعلق صرف یہی اظہار کر دینا کافی ہے کہ جو وحی من اللہ انبیاء و رسل کے لئے ہی مخصوص ہے اس سے ان چند عورتوں کو بھی مشرف کیا گیا ہے۔

عورتوں کی نبوت کے اثبات و انکار کے علاوہ تیسری رائے ان علماء کی ہے جو اس مسئلہ میں "سکوت اور توقف" کو ترجیح دیتے ہیں۔ ان میں شیخ تقی الدین سبکی نمایاں حیثیت رکھتے ہیں۔ "فتح الباری" میں ان کا یہ قول مذکور ہے

"سبکی فرماتے ہیں اس مسئلہ میں علماء کی آراء مختلف ہیں اور میرے نزدیک اس بارے میں اثباتاً" یا "نفیاً" کوئی بات ثابت نہیں ہے (18)

حضرت مریم کا اصطفاء کس کام کیلئے تھا؟

اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰىكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰىكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ (19)

"تحقیق اللہ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کیا اور تجھے برگزیدہ فرمایا جہانوں کی عورتوں پر"

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

جو علماء عورتوں میں نبوت کے قائل ہیں اور حضرت مریمؑ کو نبی تسلیم کرتے ہیں ان کے مسلک کے مطابق تو آیتِ بالا کا مطلب صاف اور واضح ہے وہ یہ کہ حضرت مریمؑ کو کائنات کی تمام عورتوں پر فضیلت حاصل ہے جو عورتیں نبی نہیں ہیں ان پر اس لئے کہ مریمؑ نبی رہیں اور جو عورتیں نبی ہیں ان پر اس لیے کہ وہ ان قرآنی نصوص کی پیش نظر جو ان کے فضائل و کمالات سے تعلق رکھتی ہیں- باقی نبیات پر برتری رکھتی ہیں (20)

"اصطفاء" کے معنی چھانٹنے اور انتخاب کرنے کے ہیں قرآن کی اصطلاح میں اس کا مفہوم اللہ کا اپنے کسی بندے کو کسی کار خاص کے لیے منتخب کر لینا ہے حضرت مریمؑ کو اللہ نے اپنی ایک عظیم نشانی کے ظہور کیلئے منتخب فرمایا تھا (یہ نشانی ایک بہت بڑی خدائی امانت بھی تھی جو امانت کے اٹھانے کیلئے انکی خاص تربیت فرمائے تاکہ وہ آنے والے مراحل میں حالات کا مقابلہ کرنے کی اہل بن سکیں- اسی تربیت کو یہاں "تطہیر" سے تعبیر فرمایا ہے) پھر اس اصطفاء کے متعلق تصریح فرمائی کہ یہ اصطفاء کوئی معمولی اصطفاء نہیں تھا بلکہ یہ تمام عالم کی عورتوں پر تھا- اللہ نے اپنی عظیم امانت سپرد کرنے کے لیے تمام دنیا کی عورتوں میں سے انہیں کا انتخاب فرمایا یہ ایک ایسا شرف ہے جس میں حضرت مریمؑ کا کوئی شریک و سہیم نہیں

اللہ کے حکم سے مریمؑ کو فرشتوں نے خبر پہنچائی کہ خدا تعالیٰ نے انہیں ان کی عبادت کی کثرت اور اس دنیا سے بے رغبتی ان کی شرافت اور شیطانی وسواس سے دوری کی وجہ سے اپنے قربِ خاص کا درجہ عنایت فرما دیا ہے اور تمام جہان کی عورتوں پر انہیں خاص فضیلت دے رکھی ہے (21)

محمد کرم شاہ کہتے ہیں کہ

قدرت کی نگاہ انتخاب نے بچپن میں بھی مریمؑ کو چن لیا کہ حضرت زکریاؑ کی سرپرستی عطا فرمائی' دل میں اپنی یاد کی لگن پیدا کر دی اور غیب سے طرح طرح کے پھل مہیا ہونے لگے اور فرشتے ان سے گفتگو کرنے لگے اور جب سِن شباب کو پہنچیں تو رحمتِ الٰہی نے حضرت عیسیٰؑ جیسے جلیل القدر نبی کی ماں بنانے کے لیے منتخب فرما لیا اس لیے اصطفاء کا ذکر دوبار آیا ہے اور نساء العٰلمین سے مراد ان کے اپنے زمانہ کی عورتیں ہیں- (22)

بقول مفتی محمد شفیع

مقبول فرمانا کچھ ایک دو عورتوں کے اعتبار سے نہیں بلکہ تمام جہاں بھر کی عورتوں کے مقابلے میں منتخب فرمانا ہے- (23)

اللہ تعالیٰ نے آپ کو چن کر طہارت سے نوازا- اللہ کا چناؤ اس لیے ہوتا ہے کہ

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

لوگوں کو اس کی رضا کے حصول کا راستہ ملے۔ اللہ تعالیٰ کو اس کے چنے ہونے کے حوالے سے جانا جائے تو ہدایت عطا ہوتی ہے اور اللہ کے چنے ہوئے کو مانا جائے تو راحت حاصل ہوتی ہے۔ (24)

اصطفاء' آلِ عمران کی تاکید اور حضرت مسیحؑ کی ولادت کی تمہید تھی۔ چنانچہ مسیحؑ سے پہلے مسیحؑ کی والدہ کے فضل و شرف کا ذکر فرماتے ہیں کہ اللہ نے تجھے چھانٹ دیا۔

مولانا عثمانی نے اپنی خداداد ذہانت سے آیتِ اصطفاء اور اصطفاء کے تکرار کی وجہ لطیف انداز میں بیان کی ہے۔ کہتے ہیں

اصطفاء کے معنی چھانٹ لینے کے ہیں بہت سی چیزوں میں اچھی اور عمدہ چیز کو چھانٹ لینا اصطفاء کہلاتا ہے اور چھانٹی ہوئی چیز کو "صفی" کہتے ہیں۔ حضرت مریمؑ کے لیے یہاں اصطفاء تھا جو حضرت مریمؑ کا دنیا کی عورتوں میں امتیاز! ایک بے غبار حقیقت ہے۔ لیکن جن بزرگوں کی نگاہ یہاں تک نہ پہنچی وہ اس آیت میں حضرت مریمؑ کے لیے اصطفاء کا تکرار دیکھ کر پریشانیوں کا شکار ہو گئے اور اسی پریشان خیال کا اظہار انہوں نے یہ کہہ کر کیا کہ حضرت مریمؑ نبیّہ تھیں (25)

اصطفاء کے معنی ہیں کہ حضرت مریمؑ کو ان کی والدہ سے قبول فرمایا حالانکہ اس سے پہلے کسی لڑکی کو عبادت' خدمتِ مسجد وغیرہ کے لیے خادمہ کے طور پر قبول نہیں کیا گیا تھا اور یہ کہ ان کو عبادت کے لیے فارغ کر دیا اور کمائی وغیرہ کیلئے جنت سے رزق پہنچا کر بے نیاز کر دیا اور انہیں ان باتوں سے پاکیزہ بنا دیا جو عورتوں میں قابل نفرت سمجھی جاتی تھیں۔ دوسری بار جو اصطفاء فرمایا ان کا مطلب ہے انہیں ہدایت دی اور فرشتوں کو ان کی طرف بھیجا اور بلند و بالا واضح کرامات سے نوازا جیسے بغیر شادی کے بیٹا عطا فرمایا اور بچے کو بالکل چھوٹی عمر میں قوت گویائی دے کر اس بہتان سے آپ کو بری کر دیا جو یہود نے آپ پر لگایا تھا۔ اور انہیں اور ان کے بیٹے کو تمام جہان والوں کے لیے نشانی بنا دیا (26)

مرد کو عورت پر فضیلت ہے

اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَى النِّسَآءِ بِمَا فَضَّلَ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ

"مردوں کو عورتوں پر قابو حاصل ہے اور اللہ نے بعض (مرد) کو بعض (عورت) پر فضیلت دی ہے"۔

جسمانی و روحانی اعتبار سے اگر دیکھا جائے تو عورت فطرتاً مرد سے کمزور ہوتی ہے چونکہ کسبِ معاش کا تمام تر بار قدرت نے مرد کے کاندھوں پر رکھا ہے۔ لہٰذا اس کو زیادہ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

قوت عطا فرمائی ہے۔ وہ ہر موسم میں محنت و مشقت سے کام لے کر کسبِ معاش کر سکتا ہے برخلاف عورت کے وہ زیادہ کڑی دھوپ میں، زیادہ سردی میں، زیادہ بارش میں کوئی کام انجام نہیں دے سکتی۔ قدرت نے جہاد کو اسی لئے اس پر سے ساقط کر دیا ہے کہ مردوں کی طرح تلوار نہیں چلا سکتی۔ زیادہ زخموں کی تاب نہیں لا سکتی اور بوقت ضرورت تیزی سے بھاگ نہیں سکتی۔

عورت کے چہرہ پر حسن کی بہار ہوتی ہے رعب نہیں، برخلاف مرد کے کہ اس کے چہرہ پر رعب و دبدبہ اور ہیبت ہوتی ہے اور یہ چیز بسااوقات دشمن کے مقابلہ میں مقصد براری میں مفید ہوتی ہے۔ خدا نے آدمؑ سے لے کر خاتم الانبیاء تک کسی عورت کو نبی یا رسول نہیں بنایا کیونکہ تبلیغی ضرورتیں اول تو اس سے پوری نہیں ہو سکتیں کیونکہ قوموں کا یہ انبیاء پر ہمیشہ اولین ردعمل یہ رہا ہے کہ انبیاء و رسل کو دعوت حق کے لئے بڑے بڑے مصائب و آلام سے گزرنا پڑا اور دشمنانِ دین کے بڑے بڑے مظالم اٹھانا پڑے ہیں۔

ایک ثبوت یہ کہ عورت میں اضطراب اور گھبراہٹ مرد کی نسبت بہت زیادہ ہوتی ہے (28)

اس آیت میں اللہ نے واضح طور پر قوامیت کا مقام مرد کو دیا ہے اگرچہ براہ راست یہ آیت خانگی امور سے متعلق معلوم ہوتی ہے۔ لیکن اول تو آیت میں کوئی نکتہ ایسا نہیں ہے جو اس کو خانگی امور کے ساتھ خاص کرتا ہو۔ دوسرے یہ کہ یہی بات ہے کہ جس صنف کو اللہ نے ایک چھوٹے سے گھر کی سربراہی کی ذمہ داری سونپی اس کو تمام گھروں کے مجموعے اور پورے ملک کی سربراہی کی ذمہ داری کیسے سونپی جا سکتی ہے؟ (29)

قاضی ثناء اللہ لکھتے ہیں

وَلِذٰلِکَ خُصُّوْا بِالنُّبُوَّۃِ وَالْاِمَامَۃِ وَالْوِلَایَۃِ

اس وجہ سے (مرد کے قوام ہونے کی وجہ سے) نبوت، امامت اور حکومت مردوں کے لئے مختص ہے (30)

امت کا اس پر اتفاق ہے کہ عورت کی یہ ثانوی حیثیت اس سے کسی بیر یا حقارت و نفرت کی بناء پر نہیں ہے بلکہ اس کی فطری کمزوریوں کے باعث انہوں نے اس کو اس بارِ گراں کے قابل نہیں سمجھا ہے (31)

الغرض

مرد و عورت کے درجات کا تعین کرتے ہوئے قرآن مجید نے مرد کی حاکیت کا واضح اعلان کیا ہے۔ اسی طرح اپنی فطری خصوصیات کی بناء پر عورت نبی و رسول نہیں ہو سکتی۔

پروفیسر گولڈ برگ کہتے ہیں:۔

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

اس کا مطلب یہ نہیں کہ مرد عورتوں سے بہتر ہوتے ہیں اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ مرد عورتوں سے مختلف ہے۔ مرد کا دماغ اس سے مختلف طرز پر کام کرتا ہے جس طرح عورت کا دماغ کام کرتا ہے۔ یہ فرق دونوں کی حیاتیاتی نوعیت کے فرق سے پیدا ہوتا ہے نہ کہ کسی قسم کے سماجی حالات سے (32)

عورت کے بارہ میں اسلام کا کہنا یہ نہیں ہے کہ وہ مرد سے کم ہے۔ اسلام کا کہنا صرف یہ ہے کہ عورت مرد سے مختلف ہے۔ ہر ایک دوسرے کے مقابلے میں فرق کا معاملہ ہے نہ کہ ایک کے مقابلہ میں دوسرے سے بہتر ہونے کا (33)

آیت نمبر 42 سورہ آلِ عمران میں یہ فرشتوں کا کلام ہے۔ ظاہر یہ ہے کہ یہ گفتگو حضرت مریمؑ کے سامنے ہو کر کی گئی مگر چونکہ یہ کلام تبلیغی وحی نہ تھا اس لیے حضرت مریمؑ کی نبوت اس سے ثابت نہیں ہو سکتی اور نبوت مردوں سے ہی خاص ہے جیسا کہ سورۃ نساء آیت نمبر 32 میں ہے (34) کہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

"اور جس چیز میں خدا نے تم میں سے بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔ مردوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور عورتوں کو ان کاموں کا ثواب ہے جو انہوں نے کئے اور خدا سے اس کا فضل و کرم مانگتے رہو۔ کچھ شک نہیں کہ اللہ ہر چیز سے واقف ہے"۔

نبوت محض اطلاع پانے یا اطلاع پہنچانے کا نام نہیں اور نبی اطلاع دہندے یا اطلاع بندے کا نام نہیں اگر صرف اطلاع دہندگی یا اطلاع بندگی کو نبوت کا معیار ٹھہرایا جائے تو کافر، فاجر، ابلیس اور فرعون بھی اس کی ذیل میں آجائیں گے۔ اگر نبوت کا معیار محض مکالمہ ہو تو پھر ارشاد ہوتا ہے کہ ہم نے عورتوں کو بھی اپنے کلام سے نوازا ہے لیکن ان میں سے کوئی نبی کوئی رسول نہیں (35)

عورت شعائرِ اسلام، اذان، خطبہ، عیدین اور اقامت جمعہ تک کی مکلف نہیں۔ جو امامت کبریٰ اور امامتِ صغریٰ تک کی بھی مکلف نہیں،

اور جسے حضورؐ نے ناقص العقل کہا ہے، جسے طلاق کا اختیار نہیں دیا گیا، حدود اور قصاص میں عورت کی شہادت کا کوئی اعتبار نہیں کیا گیا۔ حقوق اور معاملات میں بھی اس کی تنہا گواہی مردوں کے بغیر تام نہیں۔ عورت کو عدالت کی قضاء، وزارت کا قلمدان اور سیاست کی جھمیلوں سے بچانے کے لئے ان گراں بار ذمہ داریوں سے مستثنیٰ رکھ دیا گیا ہے۔ قتلِ خطا کی دیت اور تاوان بھی مرد ادا کرتے ہیں، عورت پر قیامت تک واجب نہیں۔ جسے ولایتِ نکاح تک کا اختیار نہیں تو اسے نبوت کی مہار کیسے پکڑا دی جائے۔ اسلام اور نبوت عورت دونوں

© rasailojaraid.com
محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

ایسی متضاد چیزیں ہیں جیسے روشنی اور تاریکی۔

دنیا میں نظام عالم اور انسانی فطرت اور عورت کی مصلحت کا تقاضا یہی تھا کہ مردوں کو عورتوں پر ایک قسم کی حاکمیت اور نگرانی کا حق دیا جائے بلکہ ان پر لازم کیا جائے جیسا کہ اس کا بیان آیت "اَلرِّجَالُ قَوَّامُوْنَ عَلَی النِّسَآءِ" میں آتا ہے۔ واللہ اعلم

"حوالہ جات"

-1 آیت 44 : سورۃ آل عمران
-2 آیت 3 : سورۃ التحریم
-3 مولانا غلام مرشد: "لفظ نبی کی لغوی تحقیق" ص 10' ماہنامہ تعمیر انسانیت" لاہور جنوری 1985ء
-4 آیت 125 : سورۃ الانعام
-5 آیت 42 : سورۃ آل عمران
-6 آیت 68 : سورۃ النحل
-7 آیت 46 : سورۃ یوسف
-8 حفظ الرحمٰن سیوہاروی: "قصص القرآن" جلد 4' ص 23 دارالاشاعت' مولوی مسافرخانہ کراچی 1972ء
-9 آیت 43 : سورۃ النحل
-10 آیت 75 : سورۃ المائدۃ
-11 آیت 69 : سورۃ النساء
-12 محمد علی الصدیقی: "معالم القرآن" ج نمبر3' ص 663' ادارہ تعلیمات قرآن سیالکوٹ 1976ء
-13 آیت 109 : سورۃ یوسف
-14 آیت 11 : سورۃ ابراہیم
-15 آیت 6 : سورۃ حم السجدہ' سورہ کہف آیت نمبر 110
-16 آیت 58 : سورۃ مریم
-17 ابن حزم: "الفصل فی الملل" ج 5' ص 12 مصر 1317ھ
-18 عبدالرحمن محمد: "فتح الباری" ج 6' ص 366 قاہرہ 1348ھ
-19 آیت 42 : سورۃ آل عمران
-20 امین احسن اصلاحی: "تدبر القرآن" ج 1' ص 685' مکتبہ جدید پریس لاہور' 1980ء
-21 حافظ عماد الدین: "ابن کثیر" ج 1' ص 423' مکتبہ تعمیر انسانیت' لاہور' 1986ء
-22 محمد کرم شاہ: "ضیاء القرآن" ج 1' ص 227' ضیاء القرآن پبلیکیشنز' لاہور' 1398ھ

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com
© rasailojaraid.com

23- محمد شفیع مفتی: "معارف القرآن" ج 2، ص 64، ادارہ المعارف کراچی۔ 14، 1976ء
24- محمد اشرف فاضلی: "تفسیر فاضلی" ج 1، ص 208، مکتبہ جدید پریس، لاہور
25- محمد علی الصدیقی: سابقہ حوالہ ج 3، ص 662
26- قاضی بیضاوی: "انوار التنزیل و اسرار التاویل" ج 1، ص 138، مصر 1358ھ
27- آیت 34: سورۃ النساء
28- ظفر حسن: "رموز القرآن" شمیم بک ڈپو۔ ناظم آباد نمبر 2، کراچی نمبر 18
29- محمد رفیع عثمانی: "عورت کی سربراہی کا مسئلہ" ماہنامہ "البلاغ" ص 5، فروری 1989ء
30- قاضی ثناء اللہ: "تفسیر مظہری" ج 2، ص 198، بلوچستان بک ڈپو، کوئٹہ، 1357ھ
31- جلال الدین: "عورت اسلامی معاشرہ میں" ص 252، اسلامک پبلی کیشنز، لاہور، 1985ء
32- گولڈ برگ پروفیسر، ڈیلی ایکسپریس، 4 جولائی 1977ء
33- وحید الزمان: "خاتون اسلام" رائل آفسٹ پرنٹرز، دہلی
34- احمد یار خاں مفتی: "تفسیر نعیمی" پارہ 3، ص 484، مکتبہ اسلامیہ۔ مفتی احمد یار خاں روڈ، گجرات 1378ھ
35- ماہنامہ تعمیر انسانیت: سابقہ حوالہ ص 16

پھر فرقہ بندیوں کے تعصب کو چھوڑ دو

عبدالرحمٰن عاجزؔ مالیر کوٹلوی

جو اینٹ بت کدے کی نظر آئے توڑ دو!　　مخلوق کے قلوب کو خالق سے جوڑ دو
باطل اٹھائے حق پہ اگر چشم خشمگیں　　تم اہلِ حق کا فرض ہے وہ آنکھ پھوڑ دو
تم ایک ہی رسول کی امت میں ہو اگر　　پھر فرقہ بندیوں کے تعصب کو چھوڑ دو
مکر فرنگ کر دو زمانے پہ آشکار　　مغرب زدہ کا رخ بھی سوئے کعبہ موڑ دو
مظلوم کی مدد میں کرو جان تک فدا　　ہر اہلِ ظلم و جور کی گردن مروڑ دو
حاجت تمہارے خون کی ملت کو ہو اگر　　خونِ بدن کا آخری قطرہ نچوڑ دو
اعمالِ بد جو موت چھڑا دے گی ایک دن　　بہتر ہے زندگی میں انہیں خود ہی چھوڑ دو

منزل کی سمت قافلہ ہونے کو ہے رواں
عاجزؔ جو محوِ خواب ہیں ان کو جھنجوڑ دو

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ